نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول لعہ

نمبر ۴۱ جلد ۴ | لودیانہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۵ پائی

غزل

تصنیف جیمس امیر علی متخلص گُل از مقام رُوڑکی

حُسن میں یکتا ہیں تو وہ رشک گل اندام ہے
جسکا دو عالم میں اب شہرہ عشقی نام ہے

عاشقوں کی اُس کے ہر دم یہہ صدائے عام ہے
ہم ہیں طالب اُسکے ہمکو کیا بتوں سے کام ہے

بعد درد غم جاناں کا نام مسیحا سُنتے ہی
رہ بجا ہم آتا نظر دل کو تسلی سے آرام ہے

وصل دلدار خدا وند زندگی پر اے دلا نازاں نہ ہو
دیکھ تو پیچھے قضا آتی اُٹھا ہی گام ہے

بن تمنا گر وصال یار تجھکو اے عزیز
کیوں عبث غفلت میں پھر تو طفل ناکام ہے

جو مزا الفت میں ہے اسکی نہ دیکھا اور کہیں
ہیچ ہے سب اور تو سب کچھ خیال خام ہے

گلشن عالم میں گل اب سوچکر رکھنا قدم
گو ہو تم دانا بچھا یہاں ہر قدم پہ دام ہے

غزل ×

عیسی ہی وہ بہر علم و ہنر کہیں جسکو زوال و ضرر ہی نہیں
وہی شکل بشر جو مثل نظر کسے آئی نظر جو وہ نظر ہی نہیں

وہی شان خدا وہ نشان خدا وہ زبان خدا فرمان خدا
وہی جان خدا قربان خدا کوئی ایسا تو پیغمبر ہی نہیں

گر ہاں علیاں ہے کلام خدا کہ خدا سے کبھی وہ نہیں ہے جدا
انہیں سمجھے خدا وہی مرد خدا جو نہ سمجھے خدا وہ بشر ہی نہیں

وہی حج شرافت کا ہی قمر وہ فلک برج لطافت کا ہے گہر
وہی باغ ریاضت کا گل تر جہاں باد خطا کا گذر ہی نہیں

وہی نافع سود نفع درد و دلا وہی دافع صدمہ جور و جفا
وہی حامی و ہادی رہبر بنا لیا گو کوئی رہ سے بدی ہی نہیں

وہی اہل سخن وہی موجد فن وہ عطا کا چمن وہ ہوا ہے کرم
پہ چرخ کہن وہ موحید دمن وہ چلن کہ خطا کا اثر ہی نہیں

وہی بحر سخا وہی نہر عطا وہی مہر صفا وہ سپہر وفا
وہ علاج شفا وہ عدوی جفا وہ گذشت خطا سے خبر ہی نہیں

نورافشان

— اخبار رہبر ہند میں لکھا ہی کہ مصر کی حالت بہت ابتر ہی اور اسکے خزانہ کا حال بہت تباہ ہی۔ اگرچہ خدیو مصر سے بیدار مغز فرمانروا میں اور تہذیب یورپ سے خوب واقف ہیں لیکن انکے مشکلات اس قسم کے ہیں کہ انکا حل ہونا بدون ایک عرصہ دراز کی کوشش کے معلوم نہیں ہوتا نہ صرف صیغہ خزانہ کی ابتری قابل اصلاح ہی بلکہ مالگذاری اراضی اچھے اور عمدہ ڈھنگ پر قایم ہونی چاہیے اور اسکا عمدہ اصول نہ ہونا ایک بڑا نقص سلطنت کا ہی جو زمین دریائے نیل سے آبپاشی کی جاتی ہی اس کا بندوبست سرسری پنجسالہ یا ہفت سالہ ہونا چاہیے اور اسکے تحصیلدار نہایت سخت اور منتظم آدمی ہونے چاہییں اگر مصر کی مالگذاری کا یہی بدستور حال رہا تو سلطنت مصر کو جلد زوال ہوگا اور انگریز بلاشبہ اُس سلطنت کو اپنے قبضہ میں کر لینگے۔

یہہ سب رعایا پر ظلم کرنے کے نتیجے میں کچھہ تعجب نہیں کہ اگر یہی ابتری مصر کی ہوئی تو خدیو مصر نہ جھٹلائے جائیں۔

—— قسطنطنیہ سے جو تار خبر ۲ اکتوبر کو آئی اُس سے معلوم ہوا کہ ترکوں کا ارادہ ہے کہ ہرزگوینا و بوسنیا کے باغیوں کو پوری آزادی نہ دیجاوے مگر اسبات کا اقرار کرتے ہیں کہ انتظام ملکی اچھا ہوگا اور اُنکو تکلیف بھی نہ دیجاویگی۔

ترکوں کے عہد و پیمان کا اعتبار بالکل اُٹھہ گیا کیونکہ ایسے ایسے وعدے وعید بہت ہو چکے ہیں اگر وہ اہی ترکستان قدیمی عہد پر رہتا تو یہہ خرابی کاہیکو ہوتی اس اخیری فقرے سے یعنے کہ اُنکو تکلیف نہ دیجاویگی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ترکوں نے باغیوں کو بہت تکلیفیں دیں جو صاحب یہہ بیان کرتے ہیں کہ ترکوں کی طرف سے کچھہ بھی بدعت ظہور میں نہیں آئی وے صاحب اِس ترکوں کے اقرار کو ملاحظہ فرماویں۔

—— ملیبار کے پادری صاحب لکھتے ہیں کہ سال حال میں یہاں ۵۷۴ آدمیوں نے اصطباغ پایا اور اب اُس مشن کے متعلق ۵۵۰۰ عیسائی ہیں اور ۲۹۴ متلاشی تعلیم پاتے ہیں۔

—— صاحب اخبار فرینڈ آف انڈیا فرماتے ہیں کہ کہ سرکار کو عرصہ سے اِس بات کا تعجب تھا کہ یہہ جو افواہیں اوڑتی ہیں کہ جیلخانہ میں بعض بعض وہی قیدی تماکو پیتے ہیں اُنکے پاس کس طرح یہہ پہنچتا ہے کیونکہ اندر باہر آنے جانے والوں کی تلاشی احتیاط کے ساتھہ لیجاتی ہے مگر یہہ فاش اب ہو گیا چنانچہ بنگال احاطہ کے ایک جیلخانہ میں ایک نمبردار قیدی جسکا اعتبار صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کو بہت تھا وہ ایک روز چاولوں کا بورا باہر سے لایا عند التلاشی اُس بورے میں سے ایک پیڑا تماکو کا برآمد ہوا۔

—— علاقہ بنگلور میں جو قحط سالی ہو گئی ہے وہاں کے لوگوں نے گیارہ ہزار روپیہ بطور چندہ برائے امداد قحط زدگان کے جمع کیا ہے۔

جو صاحب روم والوں کی معاونت کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں اُنکو پہلے اپنے ملک کی ہمدردی کرنا مناسب ہے

بالفعل اضلاع مرشد آباد میں تین ہزار من ریشم سالانہ کاتا جاتا ہے حال کی رپورٹ سے اسبات کا اطمینان ہے کہ ملک فرانس و اطالیہ میں جو اس معاملہ میں ترقی ہوئی ہے بنگالہ کے ریشم کی امید ترقی قوی ہوتی جاتی ہے اور توقع ظاہر کیجاتی ہے کہ یہہ کامیابی چند روزہ نہ ہوگی۔

—— برہما کی سالگذشتہ کی پولیس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہمرسٹ ضلع کے لوگوں کی یہہ عادت ہے کہ اپنے ہاتھیوں کو پا بزنجیر چرائی کی خاطر جنگلوں میں چھوڑ جاتے ہیں اور دو دو تین تین دن تک اُنکی خبر نہیں لیتے اس حال سے سرحد کے چور واقف ہوتے ہی ہاتھیوں کے پاس بہادرت پہنچاتے اُنہیں کچھہ روٹی وغیرہ کھلا پلا جاتے ایک دو دن بعد پیکڑے تبر وغیرہ سے کاٹ اُنپر سوار ہو نامعلوم رستوں سے اُنہیں غیر علاقہ میں لیجا بیچتے ہیں جہاں فی ہاتھی کی ایک ہزار روپیہ قیمت پاتے ہیں کہتے ہیں کہ گج چوروں کے گروہ کے گروہ پھرتے ہیں جب ہاتھی چرا لیجاتے ہیں تو اُنکے ساتھی جس راہ سے گذرتے ہیں اُسپر کانٹے وغیرہ ڈال جاتے ہیں تاکہ بآسانی اُنکا پیچھا نہ کیا جاوے۔

اے میرے بھائیو جب طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو تو اُسے کمال خوشی سمجھو۔ یہہ جانکر کہ تمھارے ایمان کا امتحان صبر پیدا کرتا ہے پر صبر کا اپنا کام پورا ہووے تاکہ تم کامل اور پورے ہو جاؤ اور کسی بات میں ناقص نہ ہو

بقیہ شناخت ذات و صفات ربانی اور ادائے حقوق رحمانی بذریعہ کلام الٰہی

موضوع علم مذہب میں

کسی علم کی ماہیت سے اچھی طرح واقف ہونا بدون جاننے اُسکے موضوع کے ممکن نہیں یہی حال مذہبی علم کا ہے سو اُسکے موضوعات میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ انسان اپنی حالت اور حاجت کی واقفیت پیدا کرے خصوصاً اس امر کو کہ اُسکو اصلی نسبت خدا کے ساتھہ کیا ہے۔ تجربہ سے بھی اور کلام الٰہی سے بھی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ روحانی امور میں انسان بالکل اندھے ہیں یعنے خدا کو بھولے ہوئے اور خالق سے متنفر اگرچہ بعضے لوگ خالق اشیائے جہان کا قولاً اقرار کرتے ہیں پر فعلاً اُس کے جلال کو ظاہر کرنا ضروری نہیں سمجھتے خدا جو تمام نیکیوں کا مبدا ہے اُسی پر کچھہ اعتماد نہیں رکھتے بلکہ اپنے حسن قبیح اور معاش و رتبہ اور نام اور ناموس کو اپنے آپ سے جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمنے اپنی قوت اور دانائی سے پیدا کیا ہے۔ اگر انسان خدا کی شناخت میں ایسا اندھا نہ ہوتا تو حسین آدمی اپنے حسن پر نازاں ہوکے کریہ کو کیوں کراہت سے دیکھتے اور دولتمند اپنی دولت پر مغرور ہوکے مفلسوں پر کیوں حقارت سے نظر کرتے اور عالم اپنے علم کے زعم سے جاہلوں کو کیوں سفیہ جانتے بلکہ افسوس کہ بعضے بخیال دینداری اپنی کے دوسرے لوگوں کو بے دین سمجھکر اُن پر طعن رکھتے ہیں ایسا انتشار خود پرستی کا بآواز بلند پکارتا ہے کہ انسان اصلی روحانی مقدمات میں اندھے ہیں اور یہہ نہیں سمجھتے کہ وے امور جنہوں نے اُن کو دوسرے خلایق سے امتیاز بخشا سب خدا کی طرف سے ہیں فی الحقیقت اس خیال واہی سے نجات پانی بہت

مشکل ہی بلکہ اثر اُس کا اُن لوگوں میں بھی پایا جاتا ہی جن کے دلوں میں خدا کے فضل نے کچھ کچھ سرایت بھی کی ہی۔ انسان نے فرماں برداری کو ترک کر کے ایسی خود روی پر کمر باندھی ہی کہ سب سے عظیم الشان بادشاہ یعنے خدا کی اطاعت چھوڑ کر اپنی حرص و ہوا کو اپنا بادشاہ مقرر کر کے اُسکا مطیع ہو رہا ہی اگرچہ بصورت متابعت ربانی کمال شادمانی اور امن زندگانی اور آرام جاودانی حاصل ہی کیونکہ فرماں برداری کی حالت میں جب دولت حاصل ہوتی ہی تو اُس کے ساتھ فروتنی بھی واصل ہوتی ہی۔ اور جس قدر افلاس کی تکلیف اُس سے زیادہ صبر اور توکل کی تضعیف اور جتنا موت کا انتظار اتنا ہی حیاتِ جاودانی کا اُمیدوار لیکن تو بھی جہالتِ انسانی کو اِس قدر فراوانی ہے کہ اُس خوشی اور امن جاودانی کو چھوڑ کے بلیاتِ جسمی اور جانی میں مبتلا ہو رہا ہی۔ اگر انسان کی خود پرستی کے کام ہر ذرہ سا بھی خیال کیا جاوے تو معلوم ہو سکتا ہی کہ لشکر جہالت اور گردن کشی اور اِنکار نے کس طرح اُس کو گھیر رکھا ہی خود پرست آدمی اپنی طینت کا خیال نہیں کر سکتا اور نہ موت کے خیال کو دل میں جگہہ دیتا ہی وہ صرف اپنے ہی دل کا دشمن نہیں بلکہ جس مجلس اور جن کے پڑوس میں رہتا ہی اُن کے لئے بھی زہر قاتل ہی اور بسبب اپنی خود پرستی کے اصلی خوشی کی ماہیت سے بھی محروم ہی۔ اگر انسان دولت اور حشمت اور نام اور ناموس سے وہ خوشی جو دائمی ہو حاصل کر سکتا تب اگر اُن کے تحصیل میں مصروف ہوتا تو عجیب نہیں تھا لیکن چونکہ اچھی طرح تجربہ سے معلوم کر چکا ہی کہ اِن چیزوں سے ہمیشہ کی خوشی حاصل نہیں پھر اِن میں مصروفیت کس قدر اندھا پن ہی۔ خدا کے کلام میں صاف لکھا ہی کہ خوشی دائمی صرف خدا کی شناخت اور اطاعت میں منحصر ہی۔ جب انسان دلی ارادہ سے خدا کی فرماں برداری پر مستعد ہوتا ہی تو خدا تعالیٰ مع جمیع سامان خوشی کے اُس کو ملتا ہی۔ جیسے باپ اپنے بیٹے کو سب کچھ اپنا دیتا ہی ویسے خدا تعالیٰ ایمانداروں کو سب طرح کی خوشی اور آرام عطا کرتا ہی۔ لیکن انسان نہ یہہ جانتا ہی کہ خداوند بندوں کو ملتا ہی اور اُن میں آکر رہتا ہی اور نہ اُس کی فرماں برداری میں مصروف ہوتا ہی بلکہ اپنی ہی قوت اور تدبیر اور عقل سے مسرور ہونے میں مشغول ہو کے انھیں کے نتیجوں میں حیران اور سرگردان ہی حقیر جانور جو زمین پر پھرتے ہیں یا درختوں کے پتوں پر اُڑتے ہیں اپنے نفع اور نقصان کے وقف اور نفع کے راغب اور نقصان سے ہارب ہیں مگر انسان اپنی خوشی کے چشمہ سے غافل ہی بلکہ وے انسان جو نہایت جزو رسی اور دوربینی سے جیسے کرگس دور سے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھ سکتا ہی اپنے خیال کی آنکھوں سے سب چیزوں کی ماہیت کو معاینہ کر سکتے ہیں روحانی باتوں میں جو مانند روز روشن کی مستور ہیں شپرہ کی طرح اندھے ہیں کیا تونگر کیا مفلس کیا جوان کیا بوڑھے کیا عالم کیا جاہل پر مانند رات کالی کی ایسی تاریکی چھا گئی ہی کہ جب تک خود خدا جسنے اندھیرے سے روشنی پیدا کی اُنکے تاریک دلوں کو اپنی روشنی کے آفتاب سے نور نہ بخشے اُنکو اپنی بہبودی کا راستہ نظر نہیں آتا۔ ایوب نے اپنی کتاب میں انسان کی کوردلی کی بابت خوب فرمایا ہی باب ۱۱ آیت ۱۲ انسان تہی دماغ اور بے عقل ہی ہاں آدمی ایسا پیدا ہوتا ہی جیسے گورخر کا بچہ۔ گورخر کا بچہ بے عقلی اور بے دماغی میں مشہور ہی کیونکہ گدھے کی بے عقلی خورد و بزرگ جانتے ہیں پس اُسکا بچہ حماقت میں اُس سے بھی زیادہ تر ہوتا ہی جب اُس کی طرف کوئی درندہ آوے تو آنکھیں بند کر کے رہ جاتا ہی اور جب اُسکے محافظ نزدیک آتے ہیں تو اُن سے بھاگ جاتا ہی حقیقت میں انسان کی جہالت ایسی ہی ہی۔ صرف یہہ جہالت اور اندھا پن ہی نہیں بلکہ نسیان الٰہی جو انسان کے دل میں مخمر ہی آوازِ بلند پکارتا ہی کہ انسان بالکل گرے ہوئے ہیں آسمان کے ستاروں کو گھومتے دیکھتے ہیں اور موسموں کی تبدیل میں جو قواعد ہیں اُن سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اور زمین کی پیدائشوں سے جو جو فرحتیں حاصل ہو سکتی ہیں اُن سے کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن اُس صانع کل اور نعمت بخشندہ کو جس نے اپنی دستکاری سے اُنکو پیدا کیا یاد نہیں لاتے خدا کو زمین کے انتظام سے بالکل معطل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ اُن کے حواسوں سے بعید ہی اور بصورت ہونے اُسکی کے اپنی نفسانی خواہشوں کو بے باکانہ استعمال میں نہیں لا سکتے۔ جب خدا کسی قوم کو کسی بلا میں مبتلا کرتا ہی یا کسی شخص کو کسی طرح کی بزرگی یا بلندی کا درجہ عطا فرماتا ہی جس میں اُس کی پروردگاری عیاں ہو انسان کا نسیان اِس درجہ پر ہی کہ اُس سے بھی یاد الٰہی اِس کے دل میں نہیں آتی اِسواسطے جب خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے کسی انسان کو اِس جہل نسیان سے پھیر کے اپنی یادگاری میں لانا چاہتا ہی تو اکثر اوقات اُس کی تونگری کو مفلسی اور خوشی کو غم اور تندرستی کو بیماری کے ساتھ بدل دیتا ہی تاکہ وہ یقین کرے کہ میں مٹی ہوں اور دم میرا صرف ناک میں اور مانند ہوا کی ناپائدار ہی اور تکلیف کی چھڑی سے اُستاد کی طرح تعلیم دیتا ہی خوف کی جگہہ میں پابند کرتا ہی تاکہ غفلت کی نیند سے جاگے۔ پر افسوس کہ انسان ایسے ایسے واردات سے بھی نصیحت پذیر نہیں ہوتے جب سورج صبح کے وقت مشرق سے طلوع کرتا ہی تو اپنی شعاع کی تاروں سے سارنگی کی طرح رنگا رنگ سروں سے نغمات تعریف اپنے کردگار کے الاپتا ہوا پکارتا ہی کہ میرے بنانیوالا مجھ سے زیادہ صاحب جلال ہی چاند اور ستارے جو رات کے ستارے میں متفق البیان کہتے ہیں کہ ہم نے آپ سے نہیں بنے بلکہ ہمارے بنانے والا صانع مرجع اور قادر مطلق ہی خواہ باد صبا پھولوں کو کھلا کے اور خوشبو سے

دماغ خلق مہکائے انسان کو جگاوے یا اندھی اور بادل اور کالی گھٹائیں اور برق اور رعد اگر ڈراوے ان دونو بھی انسان نہ اپنی آنکھیں کھولتے ہیں اور نہ اپنے کانونسے غفلت کی روئی نکالتے ہیں کیا گل پھول کے رنگوں اوجانوروں کے راگوں اور نہروں کے ترانوں سے شکر گذاریاں نہیں ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن انسان جو اُنسے مسرور اور متمتع ہوتے ہیں کبھی شکر ادا نہیں کرتے ذایقہ کے طلبگار ہیں بلکہ اُس ذایقہ کے واسطے جو ہزاروں اشیا مہیا ہیں اُنسے لذت بھی حاصل کرتے ہیں لیکن دل اُن کے پھر بھی بے مزہ اور سخت ہیں کوئی یہہ نہ کہے کہ سب اشیا جن کا ذکر ہوا بیجان ہیں اسواسطے انسان کو پروردگار کی طرف متوجہ نہیں کر سکتی کیونکہ کچھ انھیں پر حصر نہیں بلکہ زیادہ تر افسوس انسان کی نسیان پر اسواسطے ہی کہ ہم صرف انھیں بے جان چیزوں کی طرف اشارہ نہیں کرتے بلکہ خدا کے نبیوں اور کلام وعظ اور آوازِ آسمانی اور خلیفہ خدا یعنے نفس ناطقہ کی معرفت بھی یاد دلا سکتے ہیں کہ آدمی ہمیشہ خدا کو بھولا رہتا ہی اور دنیا اور اُس کے کاروبار میں اِس قدر مشغول ہی کہ کبھی بھولے سے بھی خدا کے یاد آنے پہ راضی نہیں ہوتا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ آدمی کو طبعاً خدا کا خیال پسند خاطر نہیں دنیا کی ادنی چیز کو بھی جس سے اُس کو فرحت کی توقع ہو یا کسی ایسے شخص کو جس سے حصول فایدہ کی اُمید ہو ہرگز نہیں بھولتے لیکن خدا کو جو چشمہ سب طرح کی راحت اور زندگی اور اُمیدوں کا ہی بالکل بھول جاتے ہیں لڑکے بھی جب تک نہایت ناشکرگذار اور ابتر نہ ہوگئے ہوں حالت مسافرت میں خواہ کتنے دور ہوں اپنے والدین کو فراموش نہیں کرتے انسان کی خدا فراموشی کی جڑ اگر ڈھونڈھیں تو اِس سے بھی بدتر ہی اور وہ جڑ اُس کا موروثی گناہ ہی خدا کی بھول کا باعث یہہ نہیں کہ انسان خدا کو نہ جانتا ہو کیونکہ ہر ایک انسان کی عقل تقاضا کرتی ہی کہ خدا ہی اور اُس کی نظر ہر ایک انسان پر ہر وقت رہتی ہی کوئی دنیاوی بادشاہ اپنی رعیت کی پرورش اور اُنکی بہبودی کا خواہان ایسا نہیں ہو سکتا جیسا خدا تعالیٰ نے اپنے آپکو اپنے کلام میں نگران حال خلق کا ظاہر کیا ہی۔ گناہ سے نفرت اور گنہگاروں کے لئے سزا جیسی خدا کے تعالیٰ نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہی ایسی کسی نے بادشاہوں یا قانون دانوں میں سے اپنی کتابوں میں نہیں بیان کی غرض ان باتوں سے واقف ہو کے ایسے خدا کی نسبت جو قوت اور حکمت میں سب پر فایق اور عدل اور رحمت میں محبت کے لایق ہی فراموشی یا حقارت ظاہر کرنی سخت گناہوں میں سے شمار ہوتی ہی۔ اگر اِس طرح کی حقارت یا گستاخی کسی بڑے آدمی کی نسبت کوئی شخص کرے تو ہرگز بے سزا نہیں چھوٹتا سب لوگ جانتے ہیں کہ قدر عزت کی حسب رتبہ ذی عزت کے ہوتی ہی اور ایسی ہی حقارت یا گستاخی نسبت کسی عزت دار کے بقدر اُس کی عزت کے کم و بیش شمار میں آتی ہی اسی سبب آدمی کے گناہ خدا کی جناب میں بہت عظیم ہیں کس واسطے کہ وہ خدا صرف بڑا ہی نہیں بلکہ خالق اور مالک بھی ہی اور جو روحانیت یا جسمانیت ہم لوگوں میں پائی جاتی ہی سب اُسی کی ہی اور وہی بنانیوالا ہی جس نے یہہ چیزیں صرف اپنی اطاعت اور فرماں برداری کے لئے انسان کو بخشی ہیں پھر ان سب کو اُس کی خدمت اور اطاعت میں نہ صرف کرنا بکمال حق تلفی ہی اور ایسے عظیم الشان خدا کی حق تلفی کا سبب جو گناہ ہی اِس کے لئے سزا واجب۔ یہہ عذر کوئی گنہگار نہیں کر سکتا کہ میں خدا کے برخلاف بنظر گستاخی یا حقارت کے گناہ نہیں کرتا بلکہ اپنے نفس کی شامت سے اُسی کی خوشی کے واسطے کرتا ہوں کیونکہ اگر وہ ذرہ بھی غور کرے تو معلوم کر سکتا ہی کہ ہر ایک گناہ کے ابتدا میں قانون شریعت خدا کی حقارت پائی جاتی ہی۔ یہہ جہان کوری اور جہل اور نسیان وغیرہ جو بیان ہوئے انسان کو بے سزا نہ چھوڑینگے گو وہ سزا کے دن روویں اور پیٹیں خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ تمنے میری شریعت اور روح کے برعکس اور اُس روشنی کے جو تم کو بخشی گئی تھی برخلاف سرکش ہو کے نہایت گردن کشی سے میری نافرمانی اور حقارت کی میں بطریق وعظ اپنے ہاتھ پھیلا کے تم کو اپنی طرف بلاتا رہا اور تم شنوا نہ ہوئے میری نصیحتوں کو ناچیز جانا میری برکتوں کو پامال کیا اور جو بلائیں واسطے عبرت کے بھیجی گئیں اُنسے نصیحت پذیر نہ ہوئے جب نہیں ڈرایا تو کچھ نہ ڈرے جب محبت دکھائی تو شکرگذار نہ ہوئے تم کو غارت کرنا عین واجبی ہی تب سب ملایکہ اور نیک روحیں کہینگی آمین ✤

اگرچہ ہم انسان کی ذاتی نابینائی اور دلی کدورت اور غفلت اور خدا کی بھول اور اُن کے انجام بیان کر چکے تسپر بھی ایک بات باقی ہی جس کا ذکر کرنا تقاضائے وفاداری ہی اگرچہ دنیا کا دستور چاہتا ہی کہ ہم اِس کلام کے بیان سے باز رہیں کیونکہ اُس کے سُننے سے کسی کے دل میں خوشی نہیں پیدا ہوگی بلکہ بکمال رنج حاصل ہوگا اسبات کو نہ کوئی سُننا چاہتا ہی اور نہ سُنانیوالوں کا شکرگذار ہوتا ہی پر احکام الٰہی کے مطیعوں کو اُس کا سُنانا ضروری ہی۔ اسواسطے لکھی جاتی ہی سو وہ یہہ ہی کہ آدمی دل سے خدا کے ساتھ دشمنی رکھتا ہی۔ اگر کوئی کہے کہ گناہ اور نافرمانی سے دشمنی نہیں ثابت ہوتی وہ دشمنی کیسی ہی تو کہنا چاہئے کہ تامل سے معلوم ہو سکتا ہی کہ فی الحقیقت انسان کے دل میں خدا کی دشمنی موجود ہی اگر نہ ہوتی تو دوستی کی شرایط جو دشمنی کے برخلاف ہیں کیوں ادا نہ ہو سکتیں۔ دیکھو تو جب کسی نیک اطوار دل عزیز شخص کی صورت سے کوئی آدمی بیزار نظر آتا ہی یا کسی طرح کی نفرت کرتا ہی تو لوگ یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ کسی نہ کسی بات میں اُس کے ساتھ دشمنی ہوگی نہیں تو ایسے



اچھے آدمی کی صورت اور صحبت سے کیوں بیزار اور متنفر ہوتا۔ اسی طرح اگر انسان کے دل میں دشمنی نہیں تو پھر خدا کی صحبت اور اُس کی عبادت اور اُس کے کلام کی تلاوت اور اُس سے دعا مانگنے اور اُس کے مقبولوں پر التفات کرنے اور اُس کے ذکر میں عجز بجالانے سے متنفر کیوں ہے اور اُس کے مسایل سے دل کا ہٹنا اور اُن کے تذکرہ میں تھک جانا اور خداوند یسوع مسیح کے ساتھ دشمنی کا رکھنا بلکہ مسیح کے مطیعوں کو ہر وقت اور ہر زمانہ میں ستانا کس واسطے ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ آدمی جسکا دل خدا کے فضل سے متغیر نہ ہوا ہو اُس کے کلام سے کیسے بھاگتا ہے دینداروں کے ساتھ عبادت گاہ میں جاکے دعا مانگنا اُس کو کیسا بھاری بوجھ معلوم ہوتا ہے شریعت کا نام اور اُس کی اطاعت کا خیال کڑوا جانتا ہے۔ ان سب باتوں سے اُس کے دل کی دشمنی ان چیزوں کے ساتھ صاف معلوم ہوتی ہے آدمی باہم کسی محفل میں ہنستے بولتے کھیلتے رہتے ہیں اسی اثنا میں اگر کسی مسئلہ کا بیان یا خدا کا ذکر یا عاقبت کا احوال کوئی کہہ بیٹھے تو تمام عیش اُن کے منغض ہو جاتے ہیں اور شراب فرحت تلخ اور ناگوار معلوم ہوتی ہے بلکہ وہاں سے اُٹھ جاتے ہیں۔ تواریخ میں دیکھو کہ ہر زمانہ میں بے دین آدمیوں نے دینداروں کو کس قدر ستایا ہے بلکہ بہتوں کو بھی معمولی موت سے مرنے نہیں دیا اور طرح طرح کی تکلیفوں اور اذیتوں کے ساتھ مارا۔ ہر ایک امر میں آدمی دانائی اور الفت دکھاتے ہیں لیکن خدا اور عاقبت کے معاملات میں بے وقوفی اور عداوت ظاہر کرتے ہیں اس دشمنی کا سبب آج تک کسی نے اپنی ذاتی عقل سے دریافت نہیں کیا بلکہ عقل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنے خالق اور تمام خوشیوں کے چشمہ کے ساتھ دشمنی رکھے صرف اُن شخصوں نے جن کا دل فضل الٰہی نے تبدیل کیا ہے اپنے ہی تجربہ سے معلوم فرمایا ہے کہ خدا کی دشمنی اُن کے دلوں میں متمکن ہے جس سے وے یہہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم خدا کی اطاعت کرنی چاہتے ہیں نہیں کر سکتے بلکہ نیک کاموں سے دل بھاگتا ہے اور روحانی طبیعت پر شہوت غالب آتی ہے پس بجز اُس کے کہ موروثی گناہ کے قایل اور انسان کو فی نفسہ بگڑا ہوا کہنے کے مقر ہوں ان باتوں کا اور کوئی سبب معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور مسیحی مذہب کا کلیہ ایسے بگڑے ہوئے انسان کو سنوارنے کے لئے مرتب ہوا ہے یہہ سنوارنا اُسکی انسانی خاصیتوں کے واسطے نہیں جن میں وہ بجائے خود نیکنام نیک نیت خوش خلقی دیانت دار غریب پرور لین دین میں کھرا علم و فہم میں اچھا ہے بلکہ نسبت خدا اور عاقبت اور اپنی روح دایم القیام کے جن میں وہ خراب اور نافرمان اور اندھا اور خدا کا دشمن ہے +

منقولات

لنکا کا حال

یہہ بڑا جزیرہ بحر ہند میں ہندوستان کے ملک سے قریب ۹۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے صورت میں شکل ران بز کے ہے کورومنڈل کے کنارہ پر سے دیکھنے سے نہایت سرسبز دکھائی دیتا ہے جنوب کی طرف اسمیں پہاڑ بہت ہیں تہ پرے اُنمیں کے بہت خوشنما اور سبزہ زار سے آراستہ ہیں اور بہتیرے بیڈول اشکل مینار و شکستہ برجوں اور کہنہ قلعوں کے معلوم ہوتے ہیں اور شمال کی جانب کفدست میدان ہے بڑا ہی بحر ہند کے احاطہ کرنے سے آب و ہوا اُسکی بہت معتدل اور مفرح ہے اور زمین زرخیز گرم مصالحہ اور کافی اور چانول اور تمباکو اور نیل اُس میں خوب پیدا ہوتا ہے اور ہاتھی اور موتی۔ لعل اُسکے بہت مشہور ہیں نامی شہر اُسکے یہہ ہیں۔ کولمبو جافنا ترنکومالی گیلی کرنگلی کینڈی یہہ جزیرہ پہلے پرتگیز کے عمل میں تھا پھر ڈچ کے دخل میں گیا۔ اب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا خلد اللہ ملکہا فرمانفرمای انگلستان اور ہندوستان وغیرہ کی عمل میں ہے طول اُسکا شمال سے جنوب تک قریب دو سو میل کے اور عرض قریب ایک سو چتالیس میل کے ہے دور اُسکا قریب ۷۵۰ میل کے اور وسعت قریب ۲۴۶۶۴ میل مربع کے ہے آبادی اُسکی ۱۸۳۳ء میں گیارہ لاکھ سے زیادہ تھی اور فی زمانہ سترہ لاکھ ہے باشندہ وہاں کے بت پرست ہیں بدہ کے طریق پر چلتے ہیں۔ اس جزیرہ کو زبان سنسکرت میں لنکا اور اور سنگھالی میں سنہالا دوی پا اور عربی سراندیپ اور پرتگال میں سیلان کہتے ہیں مقام اُس کا باعتبار ہندوستان اور اور ملکوں کے ایسے موقع پر ہے کہ اضلاع مشرقی کی تجارت وہاں سے خوب ہو سکتی ہے۔ نہایت بلند پہاڑ جہاں کا قریب ۸۲۸۰ فٹ کے ہے اُسکے بعضے مقاموں پر پہاڑ ہیں اور بعضے پر میدان علاوہ لوں بہت سے دریاؤں کے بڑے بڑے دریا اُس جزیرہ کے جو پہاڑوں میں سے نکلکر اکثر جانب جنوب و غرب بہتے ہیں یہہ ہیں مہاولی گنگا کلانی گنگا کلو گنگا لاوی گنگا اِن دریاؤں میں جہاز تو نہیں چلتا لیکن کشتیاں بخوبی چل سکتی ہیں اور سوائے چھوٹے چھوٹے لنگر گاہوں کے وہ بہت وسیع اور محفوظ ہیں اُنمیں سے ایک لنگر گاہ ترنکومالی کی ایسی ہے کہ وہاں تمام جہاز کے جہاز لنگر ڈالے جا سکتے ہیں اور چند مقاموں پر گہرے نالے ہیں اُن میں سے بعض اوقات عبور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے

اور اُنکے گرد بڑے بڑے گھنے جنگل ہیں جس زمانہ میں کہ اہالیان سیلان خودسر تھے اُس زمانے میں اُنکی گورنمنٹ نے یہہ حکم دے رکھا تھا کہ راستے بننے نہ پاویں اور دروازوں پر جابجا پہرے کھڑے رہیں راستے واسطے مسافروں کے بہت تنگ اور تاریک تھے اُن میں فقط پیدل کا گذر ہوتا تھا حکام کو اِسمیں حفاظت ملک کی مقصود تھی لیکن اِس تدبیر سے راہ آمدورفت کی بالکل مسدود تھی لوگ آپسمیں ملنے نہ پاتے تھے اسی باعث سے اُنکے عادات واطوار بہت سیدھے سادے تھے اور جاہل مطلق تھے اُنکے چال وچلن میں ترقی نہوتی تھی جب سے یہہ جزیرہ سرکار انگریزی کے عمل میں آیا ہے تب سے وے سب باتیں یک لخت بدل گئیں اور کچھ کا کچھ ہوگیا راستے خوب جاری ہیں اور سڑکیں بنگئیں تجارت کی گرم بازاری ہے رعایا کو آسایش اور آرام کی چیزوں پر دسترس ہونے لگی اور باہم ملاقات ہونے سے اُنکے اخلاق بھی درست ہونے لگے جہاں جنگل تھے اب وہاں آبادی ہے گاؤں اور بازار تعمیر ہوگئے۔ بہ نسبت کنارہ ہندوستان کے سراندیپ میں گرمی کم ہوتی لیکن اُسکے اضلاع میں موسم یکساں نہیں ہوتی جنوبی اور شمالی طبقات میں اِس ولایت کے بہت فرق ہے ممکن ہے کہ ایک پہاڑ کی جانب پانی بہت افراط سے برسے زمیدار کوؤں اور نالابوں سے اپنے کھیتوں میں پانی پہنچا کر سرسبز کریں اور دوسری جانب مخالف میں مارے حرارت کے زمین جلا کرے اور نباتات پژمردہ ہوکر خشک ہوجائے۔ آب وہوا یہاں کی بہت خوش اور مفرح ہے جواہرات قیمتی یہاں پیدا ہوتے ہیں لوہا اور ایک قسم کا رانگ اکثر مقاموں میں بافراط پایا جاتا ہے جو دور دور کی ولایتوں میں جاتا ہے۔ ازجلوہ طور باقی آئندہ

اخبارات ملکی وولایتی

کابل امیر کابل ان دنوں اپنے ہر ایک ملکی عہدہ دار سے ناراض ہیں کیونکہ صدر اعظم کے ذریعہ ہر ایک پر تغلب ثابت ہوتا جاتا ہے مرزا عبدالکریم خان ایجنٹ روس ابھی تک اُس مراسلہ کے جواب کے انتظار میں کابل میں ہے جو اپنے گورنر روس کی طرف سے امیر کی خدمت میں بھیجا تھا۔ مرزا محمد یوسف خان ایک اور ایجنٹ روس مراسلہ لیکر کابل میں آرہا ہے ہرات کی فوجیں اِس سبب سے بڑی جوش میں ہیں کہ اُنکو شش مہینے سے تنخواہ نہیں ملی۔ ہرات کے خزانہ میں روپیہ نہیں ہے اور کمانڈر انچیف نے مصطفیٰ حاکم ہرات کو جواب کابل میں ہے لکھا کہ اُن کی تنخواہ کے ادا کرنیکا بہت جلد انتظام کرنا چاہئے امیر نے ہر ایک صوبہ کے حاکم کو لکھا ہے کہ جس قدر اُنکے پاس روپیہ زاید جمع ہو وہ بھیجدیں +

اور غالب ہے کہ اِس سے اُس فوج کو تنخواہ دیجاویگی +

کابل میں بخار کثرت سے ہے عبداللہ خان ولیعہد اب تندرست ہے +

بنارس آجکل شہر بنارس میں ایک ڈکیتی ہوئی جس میں چھہ ہزار روپیہ کا مال از قسم نقدی و زیور جو ایک ٹھیکہ دار ایسٹ انڈین ریلوے قوم اہنا کی ملکیت تھا چوری گیا مگر فی الفور ایک انسپکٹر پولیس بغرض تحقیقات مقدمہ مامور ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ انسپکٹر مذکور نے کچھ مال بازیافت بھی کیا ہے اور قریب تیس ٹھگوں کے گرفتار بھی کئے ہیں اور بعض ڈکیتوں نے روبرو صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اقرار بھی کیا ہے +

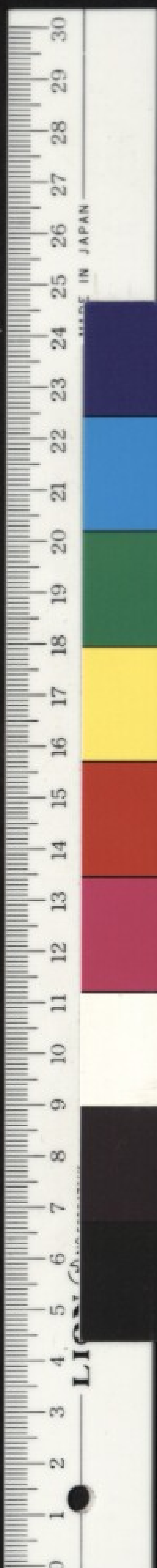
سوات قاصد سوات سے معلوم ہوا کہ اخوند سوات نے اشتہار دیدیا ہے کہ میرے بعد میرا سب سے چھوٹا بیٹا گدی پر بیٹھیگا اور پہاڑی اقوام نے اُس پر اتفاق کر کے اشتہار کے مطالب کو منظور کر لیا ہے +

پہاڑی قوموں نے اخوند سوات کے پاس ایک مراسلہ بھیجا اور اُنکی بیماری پر افسوس کر کے یہہ بھی لکھا ہے کہ کالا پہاڑ اور ملکاب کے وہابیوں کو سزا دینی چاہئے اخوند نے جواب دیا کہ تم جس طرح سے چاہو اُنسے سلوک کرو۔ کوہ چرات پر جو سوات کی گھاٹی کے راستہ میں ہے بجلی پڑی جس سے بہت سے مال اور جانوں کا نقصان ہوا۔ یہہ وہ چرات کا پہاڑ ہے جس پر پشاور کی فوجیں آب وہوا کے لحاظ سے جاتی ہیں +

اندنوں جو قومیں آپس میں لڑرہی ہیں اخوند سوات نے اُنسے بہت ناراضگی ظاہر کی ہے اور کہا کہ اگر تم اپنی لڑائی کو بند نہ کرو گے تو میں کل ریاست امیر کابل کی تفویض کر دونگا +

ڈاک پر ڈاکہ ایک خریطہ ڈاک جو ۱۳ ستمبر کو احمد نگر سے روانہ ہوا تھا ایک نالہ کے قریب جو درمیان گھار گانوں اور لونی کے ہے لوٹ لیا گیا۔ چار ٹھگ نالہ سے نکلے اور اول اُنہوں نے گاڑی کے ٹٹوؤں کو ڈھیلوں سے مار کر چلنے سے معذور کر دیا اور اُنہوں نے کوچبان کو اور مسٹر فریمجی مہربان جی احمد نگر کے ڈپٹی کلکٹر سابق اور اُنکے خدمتگار کو بھی جو اُس گاڑی میں سوار تھے زخمی کیا۔ تھیلی ڈاک کی شکستگی کی حالت میں پائی گئی صرف تین پارسل اُسمیں ثابت تھے اور اُسی رات کو جو میل کاٹ احمد نگر کو آتا تھا ٹھگوں کا شکار ہوا۔ یعنے لونی اور دو گانوں سے ایک میل آگے لوٹ لیا گیا لیکن ٹھگوں نے جو ڈھیلے ٹٹوؤں پر پھینکے اُنکو کچھ صدمہ اُس سے نہیں پہونچا اور وہ بھاگ گئے +

ڈاکٹر ہیولٹ صاحب جو اس میل کاٹ پر سوار تھے اُنہوں نے اس واقعہ کی خبر گورنمنٹ کو بمقام پونا بھیجی اور وہاں سے کپتان ڈانیل صاحب تحقیقات پر مامور ہوئے ہیں احمد نگر کے صاحب کلکٹر اور انسپکٹر پولیس بھی موقع پر گئے ہیں +



جالندھر اس شہر کی آبادی اسکی متعلق بستیوں کے ماوراے تقریباً چالیس ہزار تھی تحقیق خبر ہو کہ وہاں تپ کے صدمے سے ستر آدمی ہر روز مرتے ہیں - اس حساب سے امر تسر میں بڑی تخفیف ہو جہاں ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہو اور اموات کا نمبر ستر ہو ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ جالندھر میں جہاں آب و ہوا کی رداءت کے سبب یہہ آفت پڑی ہوئی ہو صرف ایک اسسٹنٹ سرجن ہو اگر مہربانی کر کے گورنمنٹ علاوہ وہاں کے کوؤں کی صفائی کے دو چار اور ہنٹو ڈاکٹر اسپشل ڈیوٹی کے طور پر جبتک کہ یہہ بیماری رہے متعین کرے تو بہت احسان کرے - از وکیل ہندوستان

ساگر - اضلاع متوسط ہند سے خبر آئی کہ وہاں ہیضہ کا وہ زور شور نہیں رہا جو اس سے پہلے دنوں میں تھا مگر تاہم کچھ کچھ ہو - چونکہ اب وہاں تپ کی بھی چھیڑ چھاڑ ہو اس سبب سے قیاس کیا گیا ہو کہ ہیضہ شاید دور ہو جاویگا - منہ

گجرات پنجاب سے خبر آئی ہو کہ وہاں بھی تپ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی ہو - منہ

جزیرہ کوریا میں سخت قحط سالی ہو - منہ

گورنمنٹ انڈیا کا ارادہ اب پختہ معلوم ہوتا ہو کہ والنٹیر پلٹنوں کو ہندوستان میں بہت وسعت دے بلکہ یہانتک تجویز ہو کہ لوگوں کو ترغیب دیکر انہیں بھرتی کرایا جاوے اگرچہ یہ تجویز بہت جلد ظہور میں آوے بشرطیکہ استحکام کے ساتھ ہو تو نہایت عمدہ انتظام ہو ہمارے لائق لائق کار سپانڈنٹ صاحبان بلکہ ہم خود اسپر مفصل رائیں دے چکے ہیں - منہ

جاپان میں سونے کی کانیں دستیاب ہوئی ہیں جن میں سے بکثرت سونا نکلتا ہو - منہ

وزیر خزانہ بڑے بڑے معزز افسروں میں اسباب کا چرچا ہو کہ سر جان اسٹریچی صاحب ولایت سے لوٹنے پر وزیر خزانہ ہونگے - منہ

مصر اتفاق کی بات ہو کہ ٹرکی روم میں وہ حال مصر کا یہہ حال - معتبر خبر ہو کہ مصر کی حالت بہت ابتر ہو اور اُسکے خزانہ کا بہت تباہ حال ہو - اہل یورپ خدیو مصر کی ذاتی لیاقت اور ہوشیاری کے قایل ہیں تو بھی انکی یہہ رائے ہو کہ آج کل مصر پر ایسی مشکلات ہیں کہ انکی اصلاح کیواسطے ایک زمانہ چاہئے - کیونکہ وہاں مالگذاری اراضی کا ڈھنگ بالکل اچھا نہیں جو گویا اصل اصول سلطنت ہو - امیر صاحب پانیر رائے دیتے ہیں کہ اگر خدیو مصر نے کچھ جلدی اور عمدہ بندوبست نہ کیا تو اس سلطنت کے زوال میں شک باقی نہ رہیگا - منہ

لداخ میں امسال غلہ کی پیداوار کم ہوئی ہو لہذا نرخ غلہ گراں ہو گیا ہو اور مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنی دریا دلی سے محصول چونگی غلہ کا معاف فرما دیا - آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اگر مناسب تدبیرات نہ کیجاونگی تو قحط کا خطرہ ہو - از کوہ نور

بلگریڈ - ۲۹ ستمبر کونسل نے بافسری پرنس میلان کے تجویز کی ہو کہ تا وقتیکہ سرویا اور بوسینا آزاد ظاہر کئے جائیں لڑائی قایم رہے - منہ

لندن ۳۰ اکتوبر شہنشاہ روس نے شہنشاہ اسٹریا کو لکھا ہو کہ بلغاریہ ہم لے لیں اور بوسینا اور ہرزی گوونیا کو تم لے لو جہاز اسٹریا اور روس کے منتظر ہیں کہ موقع ملنے پر بحیرہ باسفورس میں داخل ہو جائیں - بموجب تحریرات روم کے معلوم ہوا کہ ۲۹ ماہ گذشتہ کو سرویا والوں کو شکست ہوئی اور انکو نقصان عظیم پہونچا -

لندن ۳ اکتوبر - مسٹر ورات نے مقام مینچسٹر تقریر کی جس میں روس کا جو خوف غالب ہو اسکی نسبت حقارت ظاہر کی اور بیان کیا کہ کریمیا کی لڑائی میں بہت مصیبت واقع ہوئی تھی اور وہ غلطی اب دوبارہ ہونی نہ چاہئے - منہ

پشاور میں آغاز مرض ہیضہ سے ۲۸ ستمبر تک ۰۰ وارداتیں ہوئیں لیکن اور شہروں کی نسبت جانوں کا نقصان کم ہوا - منہ

سرینگر میں ۲۵ ستمبر تک بتفصیل ذیل وارداتیں ہیضہ ہوئیں

تاریخ	گرفتار	ہلاک
۱۹ ستمبر	۵۷	۲۳
۲۰ ستمبر	۳۹	۱۲
۲۱ ستمبر	۲۸	۱۴
۲۲ ستمبر	۱۶	۱۲
۲۳ ستمبر	۲۳	۱۱
۲۴ ستمبر	۲۵	۱۳
۲۵ ستمبر	۳۶	۲۱
میزان کل	۲۲۳	۱۱۶

دہلی میں دربار کی تقریب سے کشمیری دروازہ اور پرانی چھاؤنی کے متصلہ مکانات کا کرایہ بہت بڑھ گیا ہو اور بعض مکانات دو ہفتہ کے واسطے چار چار اور پانچ پانچ ہزار روپیہ کرایہ پر لئے گئے ہیں - منہ

ڈایرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات ہند نے اطلاع دی ہو کہ چھہ آنہ و بارہ آنہ کے ٹکٹ واسطے فروخت کے تیار ہو رہے ہیں - منہ

انگلستان سے ابتدائے سال سے ماہ اگست تک ۲۶۶۰۰۰ روپیہ کی چاندی ہندوستان بھیجی گئی و چین کو ۳۱۶۰۹۱۰ روپیہ بھیجی گئی - منہ

ہریانہ میں بخار کا بڑا زور ہے بارش کی بہت اچھی بارشیں ہوئیں غلہ کی پیداوار کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے +

دیوان کرپا رام صاحب وزیر اعظم سرکار جموں نے بعارضہ بخار ۲۴ ستمبر کو انتقال کیا۔ پندرھویں رجمنٹ سکھ سے ڈاکٹر لنگ ہم صاحب کو طلب فرمایا اور صاحب ممدوح واسطے معالجہ کے جموں تشریف لے گئے مگر دیوان صاحب اور اُن کے گھر والوں نے کھانے پینے اور دوا کی چیزوں میں ایسی ضد کی کہ ڈاکٹر صاحب کی صلاح و معالجہ نہ ہو سکا اور صاحب ممدوح ۲۰ تاریخ کو بعد دوپہر کے دیوانصاحب کو اسی حال میں چھوڑ کر چلے آئے +

مدراس کے گورنر بہادر نے حکم دیا ہے کہ جس وقت ریل کی لینوں میں کوئی حادثہ ہو جائے اور چند روز کے لئے راہ آمد و رفت بند ہو جائے تو ریل کے صاحبان منیجر اور ایجنٹ فوراً اُس حادثہ کی اطلاع وہاں کے اخبارات بغرض آگاہی عام بھیجدیں۔ اور یہہ بھی اگر ممکن ہو تو ظاہر کردیں کہ تخمیناً کب تک لین بند رہے گی +

بلگریڈ ۲۷ ستمبر ۱۸۷۶ء سرویا میں لڑائی کے خیالات کم نہیں ہوئے اور وہاں پر عام جوش ہے کہ شہزادہ میلان شاہی خطاب قبول کریں۔

بمبئی ۲۸ ستمبر ۱۸۷۶ء سرویا والوں نے شرائط صلح کو نامنظور کیا جنرل چرنیف نے لڑائی کا معطل رکھنا برا مانا اور معمولی مہلت کی درخواست کی ہے +

لودیانہ

بخار کا زور تین چار روز سے گھٹا ہوا ہے مگر تو بھی تخمیناً دوسو سے زیادہ ہمیشہ نئے بیمار ہوتے ہیں اس موقع پر اگر برنچ شفاخانہ کی کچھہ اور امداد میونسپل کمیٹی کی طرف سے ہو جاوے تو شہر کو بہت فایدہ پہونچے۔

جناب صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ انبالہ ۷ اکتوبر کو یہاں تشریف لائے اور امتحان گورنمنٹ اسکول کا لیکر اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔

۱۰ اکتوبر کو ایک نابینا نے گدھے کے صدمہ سے سخت چوٹ کھائی وجہہ جسکی یہہ ہے کہ دو بڑے بڑے گدھے لدے ہوئے ۳ بجے شام کے سڑک کے بیچ کھڑے تھے اُس نابینا کے سر میں ٹکر لگی اور فوراً گر پڑا بڑی دیر کے بعد اٹھا اگرچہ کمیٹی کیطرف سے سخت ممانعت ایسے موقع پر گدہا کھڑا کرنے کی ہے مگر تب بھی بعض گنوار باز نہیں آتے

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

دہلی میں جو شاہی دربار منعقد ہوگا اُسکے انتظام متعلق پولیس کے لئے عہدہ داران مندرجہ ذیل خاص کام پر متعین کئے گئے اور وہاں وہ اُن تاریخوں پر حاضر ہو جاوینگے جو اُن کے نام کے مقابل درج ہیں +

کرنیل جے ایچ بیلی صاحب قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ یکم دسمبر۔ میجر لو ملٹر صاحب قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ۱۰ دسمبر۔ کپتان ہوارٹ صاحب قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس یکم دسمبر۔ کپتان اے نیوبری صاحب پرسنل اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس۔ کپتان ایل ایچ مگر صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۴ دسمبر۔ کپتان اے سی او بی ہارسفرڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ یکم دسمبر کپتان آر سی گلمش صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یکم دسمبر۔ جے پی واربرٹن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یکم دسمبر۔ ڈبلیو ایچ مرسر صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۰ دسمبر۔ سی اے سی پلوڈن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۰ دسمبر سی بروں صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۰ دسمبر ایچ ڈبلیو جکسن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ رخصت سے واپس آنیپر ڈبلیو جے ٹمار جینڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ۱۰ دسمبر جے الف ٹیلر صاحب قائم مقام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ یکم دسمبر ڈی این ٹرنبل صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۲۵ دسمبر۔ اے جے بیمنٹ صاحب قائم مقام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۰ دسمبر ڈبلیو ای ٹی لنگ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کپتان ٹیٹ صاحب کو کام دینے پر +

جی اے سنیٹ بروں صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ سٹڈنی سمتھ صاحب کو کام دینے پر۔ ایل این برڈوم صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈورڈ ڈیل صاحب کو کام دینے پر۔ سی جی ڈبلیو جنگز صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ فرلو رخصت سے واپس آنے پر۔ ڈبلیو جی گولڈنی صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۵ دسمبر لالہ گھنیا لال اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۵ نومبر میاں شیر سنگھ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یکم دسمبر محمد رشید اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ فرلو رخصت سے واپس آنے پر۔ ایچ جے جی ریڈ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۸ دسمبر ابراہیم خان خان بہادر۔ قائم مقام اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ یکم دسمبر پی ٹملنگ صاحب قائم مقام اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۰ دسمبر +

ج امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا